Quran Tafsir Ibn Kathir قرآن تفسیر ابن کثیر

Urdu Translation اردو ترجمہ

Maulana Muhammad Sahib مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

Surah Al Qadr

سورة القدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ (۱)

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا

ماہ رمضان اور لیلۃ القدر کی فضیلت

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے اسی کا نام لیلۃ المبارکہ بھی ہے

اور جگہ ارشاد ہے

إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ (۴۴:۳)

اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے مہینے میں ہے جیسے فرمایا:

شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ (۲:۱۸۵)

ابن عباسؓ وغیرہ کا قول ہے کہ پورا قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان اول پر بیت العزت میں اس رات اترا پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق بتدریج تیئس سال میں رسول اللہ صلی اللہ پر نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی شان و شوکت کا اظہار فرماتا ہے کہ اس رات کی ایک زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآن کریم جیسی اعلیٰ نعمت اسی رات اتری، تو فرماتا ہے کہ

وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ (۲)

تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟

تمہیں کیا خبر لیلۃ القدر کیا ہے؟

پھر خود ہی بتاتا ہے

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ (۳)

شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

کہ یہ ایک رات ایک ہزار مہینہ سے افضل ہے

ابن ابی حاتم میں ہے حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں ہتھیار بند رہا مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب معلوم ہوا تو اللہ عزوجل نے یہ سورت اتاری کہ ایک لیلۃ القدر کی عبادت اس شخص کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔

ابن جریر میں ہے:

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو قیام کرتا تھا صبح تک اور دن میں دشمنان دین سے جہاد کرتا تھا شام تک ایک ہزار مہینے تک یہی کرتا رہا پس اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ اس اُمت کے کسی شخص کا صرف لیلۃ القدر کا قیام اس عابد کی ایک ہزار مہینے کی اس عبادت سے افضل ہے

ابن ابی حاتم میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار عابدوں کا ذکر کیا جنہوں نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ کے نافرمانی نہیں کی تھی

- حضرت ایوب،
- حضرت زکریا،
- حضرت حزقیل بن عجوز،
- حضرت یوشع بن نون علیہم السلام،

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت تعجب ہوا آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اُمت نے اس جماعت کی اس عبادت پر تعجب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی افضل چیز آپ پر نازل فرمائی اور فرمایا کہ یہ افضل ہے اس سے جن پر آپ اور آپ کی اُمت نے تعجب ظاہر کیا تھا

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ بے حد خوش ہوئے،

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس رات کا نیک عمل اس کا روزہ اس کی نماز ایک ہزار مہینوں کے روزے اور نماز سے افضل ہے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو اور مفسرین کا بھی یہ قول ہے۔

امام ابن جریر نے بھی اسی کو پسند فرمایا ہے کہ وہ ایک ہزار مہینے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو یہی ٹھیک ہے اس کے سوا اور کوئی قول ٹھیک نہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ایک رات کی جہاد کی تیاری اس کے سوا کی ایک ہزار راتوں سے افضل ہے (مسند احمد)

اسی طرح اور حدیث میں ہے:

جو شخص اچھی نیت اور اچھی حالت سے جمعہ کی نماز کے لیے جائے اس کے لیے ایک سال کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے سال بھر کے روزوں کا اور سال بھر کی نمازوں کا۔

اسی طرح کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں پس مطلب یہ ہے کہ مراد ایک ہزار مہینے سے وہ مہینے ہیں جن میں لیلۃ القدر نہ آئے جیسے ایک ہزار راتوں سے مراد وہ راتیں ہیں جن میں کوئی رات اس عبادت کی نہ ہو اور جیسے جمعہ کی طرف جانے والے کو ایک سال کی نیکیاں یعنی وہ سال جس میں جمعہ نہ ہو

مسند احمد میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لوگو تم پر رمضان کا مہینہ آگیا یہ بابرکت مہینہ آگیا اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کیے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینے سے افضل ہے اس کی بھلائی سے محروم رہنے والا حقیقی بدقسمت ہے۔

نسائی شریف میں بھی یہ روایت ہے

چونکہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اس لیے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر کا قیام ایمانداری اور نیک نیتی سے کرے اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ (۴)

اس میں (ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس رات کی برکت کی زیادتی کی وجہ سے بکثرت فرشتے اس میں نازل ہوتے ہیں

فرشتے تو ہر برکت اور رحمت کے ساتھ نازل ہوتے رہتے ہیں جیسے تلاوت قرآن کے وقت اترتے ہیں اور ذکر کی مجلسوں کو گھیر لیتے ہیں اور علم دین کے سیکھنے والوں کے لیے راضی خوشی اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں اور اس کی عزت و تکریم کرتے ہیں

رُوح سے مراد یہاں حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، یہ خاص کا عطف ہے عام پر

بعض کہتے ہیں رُوح کے نام کے ایک خاص قسم کے فرشتے ہیں جیسے کہ سورہ عم یتسآءلون کی تفسیر میں تفصیل سے گزر چکا، واللہ اعلم

سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)

یہ رات سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے

فرمایا وہ سراسر سلامتی والی رات ہے جس میں شیطان نہ تو برائی کی سکتا ہے نہ ایذاء پہنچا سکتا ہے

حضرت قتادہؒ وغیرہ فرماتے ہیں اس میں تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے عمر اور رزق مقدر کیا جاتا ہے

جیسے اور جگہ ہے

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (۴۴:۴)

اسی رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے

حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ اس رات میں فرشتے مسجد والوں پر صبح تک سلام بھیجتے رہتے ہیں

امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب فضائل اوقات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غریب اثر فرشتوں کے نازل ہونے میں اور نمازیوں پر ان کے گزرنے میں اور انہیں برکت حاصل ہونے میں وارد کیا ہے

ابن ابی حاتم میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک عجیب وغریب بہت طول طویل اثر وارد کیا ہے جس میں فرشتوں کا سدرۃ المنتہٰی سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ زمین پر آنا اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے دعائیں کرنا وارد ہے،

ابو داؤد طیالسی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر ستائیسویں ہے یا انتیسویں اس رات میں فرشتے زمین پر سنگریزوں کی گنتی سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ فرماتے ہیں اس رات میں ہر امر سے سلامتی ہے یعنی کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوتی

حضرت قتادہؒ اور حضرت ابن زیدؒ کا قول ہے کہ یہ رات سراسر سلامتی والی ہے کوئی برائی صبح ہونے تک نہیں ہوتی

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں ہے جو ان میں طلب ثواب کی نیت سے قیام کرے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے یہ رات اکائی کی ہے یعنی اکیسویں یا تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا آخری رات

آپ فرماتے ہیں یہ رات بالکل صاف اور ایسی روشن ہوتی ہے کہ گویا چاند چڑھا ہوا ہے اس میں سکون اور دلجمعی ہوتی ہے نہ سردی زیادہ ہوتی ہے نہ گرمی صبح تک ستارے نہیں جھڑتے ایک نشانی اس کی یہ بھی ہے کہ اس صبح کو سورج تیز شعاؤں کے ساتھ نہیں نکلتا بلکہ وہ چودھویں رات کی طرح صاف نکلتا ہے۔ اس دن اس کے ساتھ شیطان بھی نہیں نکلتا

یہ اسناد تو صحیح ہے لیکن متن میں غرابت ہے اور بعض الفاظ میں نکارت بھی ہے

اور ابو داؤد طیالسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر صاف پر سکون سردی گرمی سے خالی رات ہے اسکی صبح مدھم روشنی والا سرخ رنگ نکلتا ہے،

حضرت ابو عاصم نبیل اپنی اسناد سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا:

میں لیلۃ القدر دکھلایا گیا پھر بھلا دیا گیا یہ آخری دس راتوں میں ہے یہ صاف شفاف سکون و وقار والی رات ہے نہ زیادہ سردی ہوتی ہے نہ زیادہ گرمی اس قدر روشنی رات ہوتی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا چاند چڑھا ہوا ہے سورج کے ساتھ شیطان نہیں نکلتا یہاں تک کہ دھوپ چڑھ جائے۔

کیا لیلۃ القدر اگلی اُمتوں میں بھی تھی

اس باب میں علماء کا اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر اگلی اُمتوں میں بھی تھی یا صرف اسی اُمت کو خصوصیت کے ساتھ عطا کی گئی ہے پس ایک حدیث میں تو یہ آیا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نظریں ڈالیں اور یہ معلوم کیا کہ سابقہ لوگوں کی عمریں بہت زیادہ ہوتی تھیں تو آپ کو خیال گزرا کہ میری اُمت کی عمریں ان کے مقابلہ میں کم ہیں تو نیکیاں بھی کم رہیں گی اور پھر درجات اور ثواب میں بھی کمی رہے گی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ رات عنایت فرمائی اور اس کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ دینے کا وعدہ فرمایا

اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسی اُمت کو یہ رات دی گئی ہے بلکہ صاحب عدۃ نے جو شافعیہ میں سے ایک امام ہیں جمہور علماء کا یہی قول نقل کیا ہے واللہ اعلم۔

اور خطابی نے تو اس پر اجماع نقل کیا ہے لیکن ایک اور حدیث ہے جس سے یہ معلوم ہوتا کہ یہ رات جس طرح اس اُمت میں ہے، اگلی اُمتوں میں بھی تھی، چنانچہ حضرت مرثد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سوال کیا تھا؟

آپ نے فرمایا سنو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر باتیں دریافت کرتا رہتا تھا ایک مرتبہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمایئے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہے یا اور مہینوں میں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں۔

میں نے کہا اچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انبیاء کے ساتھ ہی ہے کہ جب تک وہ ہیں یہ بھی ہے جب انبیاء قبض کئے جاتے ہیں تو یہ اٹھ جاتی ہیں یا یہ قیامت تک باقی رہیں گی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ نہیں وہ قیامت تک باقی رہے گی،

میں نے کہا اچھا رمضان کے کس حصہ میں ہے ؟

آپ نے فرمایا اسے رمضان کے پہلے اور آخری عشرہ میں ڈھونڈو۔

پھر میں خاموش ہو گیا، آپ بھی اور باتوں میں مشغول ہو گئے۔ میں نے پھر موقع پا کر سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں عشروں میں سے کس عشرے میں اس رات کو تلاش کروں؟

آپ نے فرمایا آخری عشرے میں، بس کچھ نہ پوچھنا

میں پھر چپکا ہو گیا لیکن پھر موقعہ پا کر میں نے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قسم ہے میرا ابھی کچھ حق آپ پر ہے فرما دیجئے کہ وہ کونسی رات ہے ؟

آپ سخت غصے ہوئے میں نے تو کبھی آپ کو اپنے اوپر اتنا غصہ ہو تے ہوئے دیکھا ہی نہیں اور فرمایا آخری ہفتہ میں تلاش کرو، اب کچھ نہ پوچھا۔

یہ روایت نسائی میں بھی مروی ہے

اس سے ثابت ہو تا ہے کہ یہ رات اگلی اُمتوں میں بھی تھی، اور اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہو تا ہے کہ یہ رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی قیامت تک ہر سال آتی رہے گی۔

بعض شیعہ کا قول ہے کہ یہ رات بالکل اٹھ گئی، یہ قول غلط ہے ان کو غلط فہمی اس حدیث سے ہوئی ہے جس میں ہے کہ وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ تمہارے لیے اسی میں بہتری ہو یہ پوری حدیث بھی آگے آئے گی۔

مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہ ہے کہ اس رات کی تعین اور اس کا تقرر بھی ساتھ گیا نہ یہ کہ سرے سے لیلۃ القدر ہی اٹھ گئی

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رات رمضان شریف میں آتی ہے کسی اور مہینہ میں نہیں،

حضرت ابن مسعود اور علماء کوفہ کا قول ہے کہ سارے سال میں ایک رات ہے اور ہر مہینہ میں اس کا ہو جانا ممکن ہے۔ یہ حدیث اس کے خلاف ہے

سنن ابو داؤد میں باب ہے کہ اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے لیلۃ القدر سارے رمضان میں ہے۔ پھر حدیث لائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سارے رمضان میں ہے، اس کی سند کے کل راوی ثقہ ہیں یہ موقوف بھی مروی ہیں

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک کے سارے مہینہ میں اس رات کا ہونا ممکن ہے

غزالیؒ نے اسی کو نقل کیا ہے لیکن رافعی اسے بالکل غریب بتلاتے ہیں۔

لیلۃ القدر کونسی رات ہے

ابوزرین تو فرماتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات ہی لیلۃ القدر ہے

امام محمد بن ادریس شافعی کا فرمان ہے کہ یہ سترھویں شب ہے

ابوداؤد میں اس مضمون کی ایک حدیث مرفوع مروی ہے اور حضرت ابن مسعود حضرت زید بن ارقم اور حضرت عثمان بن العاص سے موقوف بھی مروی ہے حضرت حسن بصری کا مذہب بھی یہی نقل کیا گیا ہے اس کی ایک دلیل یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کی یہی سترھویں رات شب جمعہ تھی اور یہی رات بدر کی رات تھی اور سترھویں تاریخ کو جنگ بدر واقع ہوئی تھی جس دن کو قرآن نے یوم الفرقان کہا ہے

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ انیسویں رات لیلۃ القدر ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اکیسویں رات ہے

حضرت ابوسعید خذری کی حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان شریف کے دس پہلے دن کا اعتکاف کیا ہم بھی آپ کے ساتھ ہی اعتکاف بیٹھے پھر آپ کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور فرمایا کہ جسے آپ ڈھونڈتے ہیں وہ تو آپ کے آگے ہے پھر آپ نے دس سے بیس تک کا اعتکاف کیا اور ہم نے بھی۔

پھر حضرت جبرائیل آئے اور یہی فرمایا کہ جسے آپ ڈھونڈتے ہیں وہ تو ابھی بھی آگے ہیں یعنی لیلۃ القدر۔

پس رمضان کی بیسویں تاریخ کی صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور فرمایا کہ میرے ساتھ اعتکاف کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ پھر اعتکاف میں بیٹھ جائیں میں نے لیلۃ القدر دیکھ لی لیکن میں بھول گیا لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کی چھت صرف کھجور کے پتوں کی تھی آسمان پر اس وقت ابر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر ابر اٹھا اور بارش ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب سچا ہوا اور میں نے خود دیکھا کہ نماز کے بعد آپ کی پیشانی پر تر مٹی لگی ہوئی تھی

اسی روایت کے ایک طریق میں ہے کہ یہ اکیسویں رات کا واقعہ ہے یہ حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم دونوں میں ہے

امام شافعی فرماتے ہیں تمام روایتوں میں سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے

یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان شریف کی تیئیسویں رات ہے اور اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن انیس کی صحیح مسلم والی ایسی ہی ایک روایت ہے واللہ اعلم۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ چوبیسویں رات ہے ابوداؤد طیالسی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لیلۃ القدر چوبیسویں شب ہے اس کی سند بھی صحیح ہے

مسند احمد میں بھی یہ روایت ہے لیکن اس کی سند میں ابن لہیعہ ہیں جو ضعیف ہیں

بخاری میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن ہیں مروی ہے کہ یہ پہلی ساتویں ہے آخری دس میں سے یہ موقوف روایت ہی صحیح ہے واللہ اعلم۔

حضرت ابن مسعود ابن عباس جابر حسن قتادہ عبد اللہ بن وہب بھی فرماتے ہیں کہ چوبیسویں رات لیلۃ القدر ہے

سورہ بقرہ کی تفسیر میں حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت کی ہوئی مرفوع حدیث بیان ہو چکی ہے کہ قرآن کریم رمضان شریف کی چوبیسویں رات کو اترا، بعض کہتے ہیں پچیسویں رات لیلۃ القدر ہے ان کی دلیل بخاری شریف کی یہ حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے رمضان کے آخری عشرے میں ڈھونڈو۔ نو باقی رہیں تب، سات باقی رہیں تب، پانچ باقی رہیں تب۔

اکثر محدثین نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ اس سے مراد طاق راتیں ہیں یہی زیادہ ظاہر ہے اور زیادہ مشہور ہے گو بعض اوروں نے اسے جفت راتوں پر بھی محمول کیا ہے جیسے کہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابو سعید نے اسے جفت پر محمول کیا ہے واللہ اعلم۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ستائیسویں رات ہے اس کی دلیل صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ ستائیسویں رات ہے

مسند احمد میں ہے حضرت زر نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں جو شخص سال بھر راتوں کو قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پائے گا

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے وہ جانتے ہیں کہ یہ رات رمضان میں ہی ہے یہ ستائیسویں رات رمضان کی ہے پھر اس بات پر حضرت ابی نے قسم کھائی میں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیا کہ ان نشانیوں کو دیکھنے سے جو ہم بتائے گئے ہیں کہ اس دن سورج شعاعوں بغیر نکلتا ہے۔

اور روایت میں ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ رات رمضان میں ہی ہے آپ نے اس پر انشاء اللہ بھی نہیں فرمایا اور پختہ قسم کھالی پھر فرمایا مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کونسی رات ہے جس میں قیام کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے یہ ستائیسویں رات ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج سفید رنگ نکلتا ہے اور تیزی زیادہ نہیں ہوتی

حضرت معاویہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ رات ستائیسویں رات ہے، سلف کی ایک جماعت نے بھی یہی کہا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مختار مسلک بھی یہی ہے اور امام ابو حنیفہ سے ایک روایت اسی قول کی منقول ہے بعض سلف نے قرآن کریم کے الفاظ سے بھی اسکے ثبوت کا حوالہ دیا ہے اس طرح کہ "ھی" اس سورت میں ستائیسواں کلمہ ہے اور اسکے معنی ہیں "یہ" فاللہ اعلم۔

طبرانی میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کیا اور ان سے لیلۃ القدر کی بابت سوال کیا تو سب کا اجماع اس امر پر ہوا کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت فرمایا کہ میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر کہو وہ کونسی رات ہے؟

فرمایا اس آخری عشرے میں سات گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر

حضرت عمر نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہوا تو جواب دیا:

دیکھو اللہ تعالیٰ نے آسمان بھی سات پیدا کیے اور زمین بھی سات بنائیں مہینہ بھی ہفتوں پر ہے انسان کی پیدائش بھی سات پر ہے کھانا بھی سات ہے سجدہ بھی سات پر ہے طواف بیت اللہ کی تعداد بھی سات کی ہے رمی جمار کی کنکریاں بھی سات ہیں اور اسی طرح کی سات کی گنتی کی بہت سی چیزیں اور گنوادیں۔

حضرت فاروق اعظم نے فرمایا تمہاری سمجھ وہاں پہنچی جہاں تک ہمارے خیالات کو رسائی نہ ہو سکی

یہ جو فرمایا سات ہی کھانا ہے اس سے قرآن کریم کی آیتیں فانبتنا فیھا حبا وعنبا الخ، مراد ہیں جن میں سات چیزوں کا ذکر ہے جو کھائی جاتی ہیں

اس کی اسناد بھی جید اور قوی ہے کہ انتیسویں رات ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اسے آخری عشرے میں ڈھونڈو طاق راتوں میں، اکیس، تیئس، پچیس ستائیس اور انیتس یا آخری رات۔

مسند میں ہے:

لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے، یا انتیسویں۔ اس رات فرشتے زمین پر سنگریزوں کی گنتی سے بھی زیادہ ہوتے ہیں

اس کی اسناد بھی اچھی ہے

ایک قول یہ بھی ہے کہ آخری رات لیلۃ القدر ہے کیونکہ ابھی جو حدیث گزری اس میں ہے اور ترمذی اور نسائی میں بھی ہے کہ جب نو باقی رہ جائیں یا سات یا پانچ یا تین یا آخری رات یعنی ان راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو، امام ترمذی اسے حسن صحیح کہتے ہیں

مسند میں ہے یہ آخری رات ہے۔

لیلۃ القدر کی تلاش

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ان مختلف احادیث میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ یہ سوالوں کا جواب ہے کسی نے کہا حضرت ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ نے فرمادیا ہاں حقیقت یہ ہے کہ لیلۃ القدر مقرر ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوتی

امام ترمذی نے امام شافعی کا اسی معنی کا قول نقل کیا ہے

ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ آخری عشرے کی راتوں میں یہ پھیر بدل ہوا کرتی ہے

امام مالک امام ثوری امام احمد بن خنبل، امام اسحاق بن راہویہ، ابو ثور مزنی، ابو بکر بن خزیمہ وغیرہ نے بھی یہی فرمایا ہے امام شافعی سے بھی قاضی نے یہی نقل کیا ہے اور یہی ٹھیک بھی ہے واللہ اعلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی جستجو کرو

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ایک معین رات ہے اور اس کا ہیر پھیر نہیں ہوتا یہ حدیث دلیل بن سکتی ہے جو صحیح بخاری میں حضرت عبادہ صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مروی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے (کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے) نکلے۔ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے آیا تھا لیکن فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے وہ اٹھالی گئی اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو اب اسے نویں ساتویں اور پانچویں میں ڈھونڈو

وجہ دلالت یہ ہے کہ اگر اس کا تعین ہمیشہ کے لیے نہ ہوتا تو ہر سال کی لیلۃ القدر کا علم حاصل نہ ہوتا اگر لیلۃ القدر کا تغیر و تبدل ہوتا رہتا تو صرف اس سال کے لیے تو معلوم ہو جاتا کہ فلاں رات ہے لیکن اور برسوں کے لیے تعین نہ ہوتی ہاں یہ ایک جواب اس کا ہو سکتا ہے کہ آپ صرف اسی سال کی اس مبارک رات کی خبر دینے کے لیے تشریف لائے تھے

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑائی جھگڑا خیر و برکت اور نفع دینے والے علم کو غارت کر دیتا ہے

ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے گناہ کے باعث اللہ کی روزی سے محروم رکھ دیا جاتا ہے

یہ یاد رہے کہ اس حدیث میں جو آپ نے فرمایا کہ وہ اٹھالی گئی اس سے مراد اس کے تعین کے علم کا اٹھالیا جانا ہے نہ یہ کہ بالکل لیلۃ القدر ہی دنیا سے اٹھالی گئی جیسے کہ جاہل شیعہ کا قول ہے اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ اس لفظ کے بعد ہی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں ڈھونڈو۔

آپ کا یہ فرمان کہ ممکن ہے اسی میں تمہاری بہتری ہو یعنی اس کی مقررہ تعین کا علم نہ ہونے میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ مبہم ہے تو اس کا ڈھونڈنے والا جن جن راتوں میں اس کا ہونا ممکن دیکھے گا ان تمام راتوں میں کوشش و خلوص کے ساتھ عبادت میں لگا رہے گا بخلاف اس کے کہ معلوم ہو جائے کہ فلاں رات ہی ہے تو وہ صرف اسی ایک رات کی عبادت کریگا کیونکہ ہمتیں پست ہیں اس لیے حکمت حکیم کا تقاضا یہی ہوا کہ اس رات کے تعین کی خبر نہ دی جائے تاکہ اس رات کے پالینے کے شوق میں اس مبارک مہینہ میں جی لگا کر اور دل کھول کر بندے اپنے معبود برحق کی بندگی کریں اور آخری عشرے میں تو پوری کوشش اور خلوص کے ساتھ عبادتوں میں مشغول رہیں اسی لیے خود حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے انتقال تک رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا

یہ حدیث بخاری مسلم دونوں میں ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری دس راتیں رمضان شریف کی رہ جاتیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری رات جاگتے اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے (بخاری و مسلم)

مسلم شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں جس محنت کے ساتھ عبادت کرتے اتنی محنت سے عبادت آپ کی اور دنوں میں نہیں ہوتی تھی

یہی معنی ہیں اوپر والی حدیث کے اس جملہ کے کہ آپ تہد مضبوط باندھ لیا کرتے یعنی کمر کس لیا کرتے یعنی عبادت میں پوری کوشش کرتے گو اس کے یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ آپ بیویوں سے نہ ملتے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں ہی باتیں مراد ہوں یعنی بیویوں سے ملنا بھی ترک کر دیتے تھے اور عبادت کی مشغولی میں بھی کمر باندھ لیا کرتے تھے چنانچہ مسند احمد کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ باقی رہ جاتا تو آپ تہد مضبوط باندھ لیتے اور عورتوں سے الگ رہتے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کی یکساں جستجو کرے کسی ایک رات کو دوسری رات پر ترجیح نہ دے (شرح رافعی) یہ بھی یاد رہے کہ یوں تو ہر وقت دعا کی کثرت مستحب ہے لیکن رمضان میں اور زیادتی کرے اور خصوصاً آخری عشرے میں اور بالخصوص طاق راتوں میں اس دعا کو بہ کثرت پڑھے۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

اللہ تو درگزر کرنے والا اور درگزر کو پسند فرمانے والا ہے مجھ سے بھی درگزر فرما

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلۃ لاقدر مل جائے تو میں کیا دعا پڑھوں؟

آپ نے یہی دعا بتائی

یہ حدیث ترمذی نسائی اور ابن ماجہ میں بھی ہے امام ترمذی اسے حسن صحیح کہتے ہیں مستدرک حاکم میں بھی یہ مروی ہے اور امام حاکم اسے شرط بخاری و مسلم پر صحیح بتاتے ہیں

ایک عجیب و غریب اثر جس کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے امام ابو محمد بن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس سورت کی تفسیر میں حضرت کعب سے اس روایت کے ساتھ وارد کیا ہے:

سدرۃ المنتہٰی جو ساتویں آسمان کی حد پر جنت سے متصل ہے جو دنیا اور آخرت کے فاصلہ پر ہے اس کی بلندی جنت میں ہے اس کی شاخیں اور ڈالیں کرسی تلے ہیں اس میں اس قدر فرشتے ہیں جن کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اس کی ہر ایک شاخ پر بیشمار فرشتے ہیں ایک بال برابر بھی جگہ ایسی نہیں جو فرشتوں سے خالی ہو اس درخت کے بیچوں بیچ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل کو آواز دی جاتی ہے کہ اے جبرائیل لیلۃ القدر میں اس درخت کے تمام فرشتوں کو لے کر زمین پر جاؤ یہ فرشتے رافت ورحمت والے ہیں جن کے دلوں میں ہر ہر مؤمن کے لیے رحم کے جذبات موجزن ہیں سورج غروب ہوتے ہی یہ کل کے کل فرشتے حضرت جبرائیل کے ساتھ لیلۃ القدر میں اترتے ہیں تمام روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں ہر ہر جگہ پر سجدے میں قیام میں مشغول ہو جاتے ہیں اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے دعائیں مانگتے رہتے ہیں

ہاں گرجاگھر میں مندر میں آتش کدے میں بت خانے میں غرض اللہ کے سوااوروں کی جہاں پرستش ہوتی ہے وہاں تو یہ فرشتے نہیں جاتے اور ان جگہوں میں بھی جن میں تم گندی چیزیں ڈالتے ہو اور اس گھر میں بھی جہاں نشے والا شخص ہو یا نشہ والی چیز ہو یا جس گھر میں کوئی بت گڑا ہوا ہو یا جس گھر میں باجے گاجے گھنٹیاں ہوں یا مجسمہ ہو یا کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ ہو وہاں تو یہ رحمت کے فرشتے جاتے نہیں باقی چپے چپے پر گھوم جاتے ہیں

اور ساری رات مؤمن مردوں عورتوں کے لیے دعائیں مانگنے میں گذارتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام مؤمنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ روئیں جسم پر کھڑے ہو جائیں دل نرم پڑ جائے آنکھیں بہہ نکلیں اس وقت آدمی کو سمجھ لینا چاہیے کہ اس وقت میرا ہاتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے

حضرت کعب فرماتے ہیں جو شخص اس رات میں تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے اس کی

- پہلی مرتبہ کے پڑھنے پر گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے
- دوسری مرتبہ کے کہنے پر آگ سے نجات مل جاتی ہے
- تیسری مرتبہ کے کہنے پر جنت میں داخل ہو جاتا ہے

راوی نے پوچھا کہ اے ابو اسحاق جو اس کلمہ کو سچائی سے کہے اس کے ؟

فرمایا یہ تو نکلے گا ہی اس کے منہ سے جو سچائی سے اس کا کہنے والا ہو اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ لیلۃ القدر کافر و منافق پر تو اتنی بھاری پڑتی ہے کہ گویا اس کی پیٹھ پر پہاڑ آپڑا۔

غرض فجر ہونے تک فرشتے اسی طرح رہتے ہیں پھر سب سے پہلے حضرت جبرائیل چڑھتے ہیں اور بہت اونچے چڑھ کر اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں بالخصوص ان دو سبز پروں کو جنہیں اس رات کے سوا وہ کبھی نہیں پھیلاتے یہی وجہ ہے کہ سورج کی تیزی ماند پڑ جاتی ہے اور شعائیں جاتی رہتی ہیں پھر ایک ایک فرشتے کو پکارتے ہیں اور سب کے سب اوپر چڑھتے ہیں پس فرشتوں کا نور اور جبرائیل علیہ السلام کے پروں کا نور مل کر سورج کو ماند کر دیتا ہے اس دن سورج متحیر رہ جاتا ہے

حضرت جبرائیل اور یہ سارے کے سارے بیشمار فرشتے اس دن آسمان و زمین کے درمیان مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں اور ان کے گناہوں کی بخشش طلب کرنے میں گزار دیتے ہیں نیک نیتی کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے بھی جن کا یہ خیال رہا کہ اگلے سال بھی اگر اللہ نے زندگی رکھی تو رمضان کے روزے عمدگی کے ساتھ پورے کریں گے یہی دعائیں مانگتے رہتے ہیں

شام کو دنیا کے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہاں کے تمام فرشتے حلقے باندھ باندھ کر ان کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت کے بارے میں ان سے سوال کرتے ہیں اور یہ جواب دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ پوچھتے ہیں کہ فلاں شخص کو اس سال تم نے کس حالت میں پایا تو یہ کہتے ہیں کہ گذشتہ سال تو ہم نے اسے عبادتوں میں پایا تھا لیکن اس سال تو وہ بدعتوں میں مبتلا تھا اور فلاں شخص گذشتہ سال بدعتوں میں مبتلا تھا لیکن اس سال ہم نے اسے سنت کے مطابق عبادتوں میں پایا پس یہ فرشتے اس سے پہلے شخص کے لیے بخشش کی دعائیں مانگنی موقوف کر دیتے ہیں اور اس دوسرے شخص کے لیے شروع کر دیتے ہیں

اور یہ فرشتے انہیں سناتے ہیں کہ فلاں فلاں کو ہم نے ذکر اللہ میں پایا اور فلاں کو رکوع میں اور فلاں کو سجدے میں اور فلاں کو کتاب اللہ کی تلاوت میں غرض ایک رات دن یہاں گزار کر دوسرے آسمان پر جاتے ہیں یہاں بھی یہی ہوتا ہے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ میں اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتے ہیں اس وقت سدرۃ المنتہیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ مجھ میں بسنے والو میرا بھی تم پر حق ہے میں بھی ان سے محبت رکھتا ہوں جو اللہ سے محبت رکھیں ذرا مجھے بھی تو لوگوں کی حالت کی خبر دو اور ان کے نام بتاؤ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اب فرشتے اس کے سامنے گنتی کر کے اور ایک ایک مرد و عورت کا مع ولدیت کے نام بتاتے ہیں پھر جنت سدرۃ المنتہیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتی ہے کہ تجھ میں رہنے والے فرشتوں نے جو خبریں تجھے دی ہیں مجھ سے بھی تو بیان کر چنانچہ سدرۃ المنتہیٰ اس سے ذکر کرتا ہے یہ سن کر وہ کہتی ہے اللہ کی رحمت ہو فلاں مرد اور فلاں عورت پر اللہ انہیں جلدی مجھ سے ملا

جبرائیل علیہ السلام سب سے پہلے اپنی جگہ پہنچ جاتے ہیں انہیں الہام ہوتا ہے اور یہ عرض کرتے ہیں پروردگار میں نے تیرے فلاں فلاں بندوں کو سجدے میں پایا تو انہیں بخش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بخشا

حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو سناتے ہیں پھر سب کہتے ہیں فلاں فلاں مرد و عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی اور مغفرت ہوئی

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام خبر دیتے ہیں کہ باری تعالیٰ فلاں شخص کو گذشتہ سال تو عامل سنت اور عابد چھوڑا تھا لیکن امسال تو بدعتوں میں پڑ گیا اور تیرے احکام سے روگردانی کر لی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اگر یہ مرنے سے تین ساعت پہلے بھی توبہ کر لے گا تو میں اسے بخش دوں گا

اس وقت حضرت جبرائیل بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں

اللہ تیرے ہی لیے سب تعریفیں سزاوار ہیں الٰہی تو اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان ہے بندوں پر تیری مہربانی خود ان کی مہربانی سے بھی بڑھی ہوئی ہے

اس وقت عرش اور اس کے آس پاس کی چیزیں پردے اور تمام آسمان جنبش میں آ جاتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں الحمد اللہ الرحیم ۔ الحمد اللہ الرحیم،

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان شریف کے روزے پورے کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رمضان کے بعد بھی میں گناہوں سے بچتا رہوں گا وہ بغیر سوال جواب کے اور بغیر حسات کتاب کے جنت میں داخل ہو گا

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com